السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

غیر مسلموں کے جزیرۃ العرب میں بلانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

غیر مسلموں کے جزیرۃ العرب میں بلانے کی صورت میں مجھے یہ خدشہ ہے کہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت لازم آئے گی کیونکہ صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں فرمایا تھا:

(أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ» ( صحيح البخاري، الجهاد والسير، باب هل يستشفع الى اهل الذمة؟... ح: ٣٠٥٣»

''مشرکوں کو جزیرۃ العرب سے نکال دو۔''

اسی طرح صحیح مسلم میں ہے کہ آپ نے فرمایا تھا:

(لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ اِلَّا مُسْلِمًا» ( صحيح مسلم، الجهاد والسير، باب اخراج اليهود والنصارى من جزيرة العرب، ح: ١٧٦٧»

''میں یہود ونصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے ہر حال میں نکال کر رہوں گا حتیٰ کہ میں یہاں مسلمان کے سوا کسی اور کو نہ چھوڑوں گا۔''

لیکن بوقت ضرورت انہیں بلانا جب کوئی مسلمان اس ضرورت کو پورا نہ کرسکتا ہو جائز ہے بشرطیکہ انہیں مطلقاً اقامہ نہ دیا جائے۔ اگر انہیں بلانے کی صورت میں عقیدے یا اخلاق کے اعتبار سے دینی مفاسد پیدا ہوتے ہوں تو پھر انہیں بلانا حرام ہے کیونکہ ایک جائز کام کی صورت میں جب فساد لازم آتا ہو تو وہ حرام ہو جاتا ہے جیسا کہ یہ ایک مشہور ومعروف اصول ہے۔ ان کے بلائے جانے کی صورت میں جو مفاسد پیدا ہو سکتے ہیں، ان میں ان کے کفر سے محبت ورضامندی بھی ہے، ان کے ساتھ اختلاط کی صورت میں دینی غیرت کا خاتمہ بھی ہے۔ مسلمانوں کا وجود ہی سراپا خیر ہے...بحمد للہ...اور یہی ہمارے لیے کافی ہے لہٰذا ہمارے لئے مسلمانوں کا استقدام کافی وشافی ہے اسی میں خیر وبھلائی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے ہدایت وتوفیق کی دعا کرتے ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ ارکان اسلام

### عقائد کے مسائل: صفحہ175

محدث فتویٰ